REGD. No: L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
ربوہ

روزنامہ
بجز یکشنبہ
فی پرچہ ۱۰ آنے پیسے

الفضل

۲۸ شعبان ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ | ۴ تبلیغ ۱۳۴۱ ہش ۴ فروری ۱۹۶۲ء | نمبر ۳۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل شام حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے — کل حسب معمول حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حفاظتی کونسل نے کشمیر پر بحث مارچ تک ملتوی کر دی

"صدر حفاظتی کونسل کا بیان پاکستان کی توقعات سے بہت کم ہے" ظفر اللہ خان

اقوام متحدہ ۳ فروری۔ اقوام متحدہ کی حفاظتی کونسل نے روس اور امریکہ کی یہ مشترکہ تجویز منظور کر لی ہے کہ کشمیر کے سوال پر بھارت اور پاکستان کے تنازعہ پر بحث کو بھارت کے عام انتخابات کے اختتام تک ملتوی کر دیا جائے۔ اب اس سوال پر غالباً یکم مارچ سے قبل دوبارہ بحث شروع نہیں ہو سکے گی۔ التوا کی تحریک بھارت کے مندوب اعلیٰ مسٹر سی۔ ایس جھا نے اپنی تقریر میں پیش کی تھی۔ جسے بعد میں کونسل کے تمام ارکان نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔— چوہدری ظفر اللہ خان نے کونسل کے فیصلہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حفاظتی کونسل کے صدر کا بیان پاکستان کی توقعات سے بہت کم ہے۔ بہرحال انہوں نے کہا کہ ہم اس مسئلہ پر بھارت کے ردعمل کا انتظار کریں گے انہوں نے کہا کہ بھارت نے اپنی فوجوں کو بڑی تعداد میں پاکستان کی سرحد پر جمع کر دیا ہے جس کے باعث پاکستان کو انتہائی نازک صورت حال کا سامنا ہے۔ اور اس معاملہ میں حفاظتی کونسل پر بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے دنوں بھارت نے گوا کے خلاف فوجی کارروائی کی ہے۔ اس کی وجہ سے پاکستان کی سرحدوں پر بھارتی فوجوں کے اجتماع سے پاکستان بھر میں یہ خدشہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ کہ اس مرتبہ دونوں ملکوں کے درمیان امن برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا۔

کونسل کا اجلاس ملتوی کرنے کے فیصلہ سے قبل پاکستان کے مندوب چوہدری ظفر اللہ خان اور بھارت کے مندوب مسٹر سی۔ ایس جھا نے اجلاس سے خطاب کیا تھا۔ مسٹر جھا کی تقریر کے بعد حفاظتی کونسل کے صدر مسٹر ایڈلائی سٹیونسن نے اپنی تقریر میں کہا کہ پاکستان اور بھارت کے نمائندوں کی تقاریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں حکومتیں اپنا جھگڑا پُرامن طور پر اور طاقت کے استعمال کے بغیر طے کرنا چاہتی ہیں۔ مسٹر سٹیونسن نے کہا کہ پُرامن ارادوں اور یقین دہانیوں کی روشنی میں جن کا کونسل میں اظہار کیا گیا ہے۔

میرا خیال ہے کہ کونسل کے تمام اراکین یہی محسوس کرتے ہیں کہ اس معاملے پر غور و خوض یکم مارچ کے بعد کسی تاریخ پر ملتوی کر دیا جائے۔ اور کونسل کے دوسرے اراکین اور فریقین سے مشورے کے بعد اس پر دوبارہ بحث کی جائے۔ اس اثناء میں یہ معاملہ کونسل کے ایجنڈے پر رہے گا۔— اے پی پی

...کے نمائندہ نے کہا ہے کہ بھارت اور اس کے حامی ملکوں کی مخالفت کے باوجود کشمیر کے سوال پر بحث کرنے کے لئے سلامتی کونسل کے باضابطہ اجلاس کا آغاز اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اقوام متحدہ کی لابی میں بھارت کی سرگرم کوششوں کے مقابلہ میں پاکستان کی سفارتی سرگرمیاں کامیاب رہی ہیں۔

مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا

آل پاکستان فضل عمر اوپن بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کامیابی سے اختتام پذیر ہو گیا

لاء کالج لاہور کے جمیل احمد سنگل ڈبل اور لکی ڈبل تینوں کے مقابلوں میں چیمپئن قرار پائے

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے

ربوہ ۳ فروری۔ آل پاکستان فضل عمر اوپن بیڈمنٹن ٹورنامنٹ جو یہاں مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ۳۱ جنوری ۱۹۶۲ء کو ۳½ بجے سہ پہر شروع ہوا تھا کل رات نو بجے شب فائنل مقابلوں اور تقسیم انعامات کے بعد نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ لاء کالج لاہور کے نامور کھلاڑی جمیل احمد نہ صرف خود سنگل میں بلکہ ڈبل اور لکی ڈبل کے مقابلوں میں بھی (علی الترتیب اپنے پارٹنرز ریاض احمد آف لاء کالج لاہور اور بشارت احمد آف ٹی آئی کالج ربوہ کے ہمراہ) چیمپئن قرار پائے۔ اور ان تینوں مقابلوں کی ٹرافیز انہوں نے ہی جیتیں۔ ٹورنامنٹ کے کامیاب اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

ٹورنامنٹ کے آخری روز یعنی ۲ فروری ۱۹۶۲ء کو سیمی فائنل اور فائنل کے مقابلوں کو ملا کر بارہ میچ اور ٹورنامنٹ کے تین دنوں میں مجموعی طور پر ۶۳ میچ کھیلے گئے۔ جن میں ملک کے بعض نامور کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ معیاری کھیل کا بہت شاندار مظاہرہ کیا۔

یہ ٹورنامنٹ اس لحاظ سے بہت کامیاب رہا کہ اس میں ربوہ کے علاوہ کراچی لاہور سیالکوٹ، سرگودہا اور چنیوٹ کی ستر کے قریب ٹیموں نے حصہ لیا۔ گورنر مغربی پاکستان محترم ملک امیر محمد خان صاحب نے ٹورنامنٹ کے افتتاح کے موقعہ پر لاہور سے ایک خصوصی پیغام ارسال فرما کر اس ٹورنامنٹ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار فرمایا اور بیڈمنٹن کے گیم کو ملک میں مضبوط بنانے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے اس ٹورنامنٹ کے انعقاد کا خیر مقدم فرمایا۔ اہل ربوہ کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ چنیوٹ اور سرگودہا سے بھی شائقین حضرات نے خاصی تعداد میں ربوہ آ کر ٹورنامنٹ کے مقابلے دیکھے۔ اور اس طرح کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

نہایت ضروری اطلاع

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام انگریزی مباحثہ مورخہ ۳ فروری کو شام کے ۴½ بجے ہوگا لیکن ۴ فروری کو اردو کا مباحثہ ۵½ بجے شروع ہوگا۔ احباب دوسرے دن کے وقت کی تبدیلی نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری کالج یونین)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اسسٹنٹ ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مؤرخہ ۴؍ فروری ۶۲ء

حقوق اللہ اور حقوق العباد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"میں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسنِ ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہو گا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا۔

اپنے خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھو جیسا کہ اس شہادت کے ذریعہ تم اقرار کرتے ہو۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ یعنی میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی محبوب مطلوب اور مطاع اللہ کے سوا نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا پیارا جملہ ہے کہ اگر یہ یہودیوں عیسائیوں یا دوسرے مشرک بت پرستوں کو سکھایا جاتا اور وہ اس کو سمجھ لیتے تو ہرگز ہرگز تباہ اور ہلاک نہ ہوتے اسی ایک کلمہ کے نہ ہونے کی وجہ سے ان پر تباہی اور مصیبت آئی اور ان کی روح مجذوم ہو کر ہلاک ہو گئی۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۵-۶ پرچہ ۱۷؍ مئی ۱۹۰۲ء)

حضور علیہ السلام نے اس عبارت میں اپنی جماعت کو جو نصیحت کی ہے وہ یہ ہے کہ محض یہ بات کہ تم نے مسیح موعودؑ کو مان لیا ہے اور اس کا انکار نہیں کیا۔ فلاح کے لئے کافی نہیں ہے۔ بے شک مسیح موعود علیہ السلام کو مان لینا بھی نہایت ضروری ہے۔ اور اس سے سعادت کے دروازے کھلتے ہیں مگر جب تک ہم نیک اعمال سے ان دروازوں کی راہ سے اندر داخل نہ ہوں اس وقت تک ہمارا مان لینا ہمیں کوئی نفع نہیں دے سکتا۔ ایک انسان جو جماعت احمدیہ میں بیعت کر کے داخل ہو جاتا ہے اگرچہ وہ سیدھی راہ معلوم کر لیتا ہے مگر اصل کام تو اس سیدھی راہ پر چلنا ہے جس راہ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہماری راہنمائی کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ وہ راستہ کیا ہے آپ اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ :-

"اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا۔"

جب تک انسان حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو ملحوظ نہ رکھے اور ان کو پوری طرح ادا نہ کرے اس وقت تک اسلام کو قبول کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں متقیوں کی جو تعریف فرمائی ہے اس میں ان دونوں قسم کے حقوق کو واضح کر دیا ہے۔ چنانچہ پہلا امر اللہ تعالیٰ پر ایمان بالغیب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حقوق کو اقامت الصلوٰۃ کے جچے تلے الفاظ میں بیان فرما دیا ہے اقامت الصلوٰۃ یعنی نماز کے قائم کرنے سے مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے اس کی وحدت پر ایمان لائے اور اپنے ہر دینی اور دنیوی عمل میں اللہ تعالیٰ کو پیش نظر رکھے اس کی ظاہرا صورت پہلے کلمہ توحید ہے دوسرے نماز تیسرے زکوٰۃ۔ چوتھے قیام اور پانچویں حج۔ جب تک ہم یہ شہادت زبان اور تصدیق قلب سے نہ دیں کہ "کوئی محبوب مطلوب اور مطاع اللہ کے سوا نہیں" اس وقت تک ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوئی قدم نہیں اٹھاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کی ایک نہایت پاکیزہ صورت "نماز" بتائی ہے اس کو قائم کرنا نہایت ضروری ہے پھر زکوٰۃ ہے اور پھر ماہ صیام کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔

ان پانچ ارکان اسلام میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو یکساں طور پر نگاہ رکھا گیا ہے۔ اسی طرح حقوق اللہ اور حقوق العباد جمع ہو جاتے ہیں۔ اور جہاں اللہ تعالیٰ نے متقیوں کی تعریف یہ کی ہے کہ الذین یقیمون الصلوٰۃ وہیں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ (الذین) مما رزقناھم ینفقون۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے عباد اللہ کے حقوق ادا کرنا ان کے لئے ان نعمتوں میں سے خرچ کرنا جو اللہ تعالیٰ نے ہم پر ارزانی کی ہیں اس میں مال و دولت اور وہ تمام قوتیں شامل ہیں جن کو ہم بنی نوع انسان کی بہبودی کے لئے استعمال کر سکتے ہیں اپنے خویش و اقارب اپنے اہل محلہ اپنے اہلِ شہر

(باقی ص۸ پر)

حضرت میر اشریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدِ نظر سے دُور اک تارا چلا گیا
لو آج ایک اور سہارا چلا گیا

لختِ جگرِ مہدی آخر زماں گیا
نورِ نظرِ سیّدہ نصرت جہاں گیا

ربوہ ہجومِ خلق سے تھا شاد و شادماں
یہ بھی کوئی گھڑی تھی تری مرگِ ناگہاں!

محفل اداس اداس فسُردہ ہے انجمن
اب پھر بہم نہ ہوں گے مسیحا کے "پنج تن"

اِس حادثے نے چھیڑ دیا سازِ دور کو
اے "نسلِ سیّدہ" ترے پیاروں کی خیر ہو

اِک مملکت کی جس سے مقدّر تھی ابتداء
"وہ بادشاہ آیا" اور آکر چلا گیا

یاد آ رہی ہے اُس کی غریبانہ زندگی
اُس دل کے بادشہ کی فقیرانہ زندگی

اہلِ چمن ہوں تاکہ بہاراں سے آشنا
اُس کے قدم ہوئے درِ زنداں سے آشنا

"اصغر شریف رضؓ" باپ کی خُوبو پہ ہوبہو
تعبیرِ یتزوّج و یُولَدُ لَہٗ

وہ جسم جس سے موت نے چھینی ہے زندگی
پیکر سپاہیانہ شجاعت کا تھا کبھی

غمہائے ہجر لے کے دلِ پُر شکوہ میں
ربوہ میں آ کے سو گیا دامانِ کوہ میں

اے ربوہ قادیاں ہے ترے کس قدر قریں
جس کی امانتوں کی امیں ہے تری زمیں

وُسعت جناں کی اُس کی لحد پر نثار ہو
وہ یوں غریقِ رحمتِ پروردگار ہو

(عبدالمنان ناہید)

"اگر اجازت ہو تو بتاؤں آپکو کیا یاد آیا؟"

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کے درد بھرے نوٹ کے جواب میں)

(از محترم احتجاج علی صاحب زبیری جہلم)

۱۸ر جنوری ۱۹۶۲ء کے الفضل میں آپ کا مضمون دیکھا بار بار پڑھا اور آخر آنکھیں بہہ پڑیں دل بھر آیا۔ ۲۶ دسمبر کی صبح کو جب آپ جلسہ سالانہ کے سٹیج پر تشریف لائے۔ اس وقت آپ کو اپنے پیارے بھائی کے پاس ہونا چاہیئے تھا۔ نہ صرف وہ آپ کے بھائی تھے اور آپ کو عزیز تھے۔ بلکہ وہ اپنے بڑے بھائیوں کے پاس حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی امانت تھے۔ حضور کو وہ کس قدر پیارے اور لاڈلے تھے اس کی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں یہ احساسات اور یہ جذبات ایک طرف اور دوسری طرف آپ پر تمام جلسہ سالانہ کی ذمہ داری، ۸۵ ہزار مہمانوں اور جلسہ کی غرض، مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں اور مسیح پاک کے حکم کی تعمیل۔ آپ کے سامنے۔ یہ دو چیزیں بیک وقت تھیں۔ ایک طرف بھائی کی محبت جو ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہے تھے۔ اور دوسری طرف فرض دینی۔ آخر کار آپ کو مسیح پاک کے حکم کے سامنے اس پیارے بھائی کی محبت کو چھوڑنا پڑا۔ ان سب امور کے علاوہ آپ کے لئے ایک بہت بڑا مرحلہ یہ بھی تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت کی وجہ سے آپ کے سپرد تمام تر ذمہ داری تھی یقیناً یقیناً آپ کو یہ احساس بھی تھا کہ اگر ان ۸۵ ہزار مہمانوں کی چیخیں نکل گئیں۔ تو نظام جلسہ درہم برہم ہو جائیگا۔ آپ سب سے زیادہ صبر کر رہے تھے۔ اور صبر کرنے کی نصیحت فرما رہے تھے۔ کہ کہیں اس غم کا اثر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دل پر نہ پڑے اور اگر آپ نے خود کو نہ سنبھالا ہوتا تو یقیناً حضرت خلیفۃ المسیح کے دل پر ضرور اس کا غیر معمولی صدمہ ہوتا۔ پس آپ کے لئے ایک سخت امتحان تھا۔ اور خدا تعالےٰ نے جو بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اس نے آپ کا ساتھ دیا اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم کے آگے اپنی چیخوں کو روک کر ۸۵ ہزار انسانوں کی چیخوں کو روک دیا۔ میں نے جلسہ گاہ میں اور لنگر خانے میں ایسے پیارے چہرے بھی دیکھے جو کام میں لگے ہوئے تھے اور آنسو جاری تھے۔ میں نے مہمان نوازوں کو دیکھا اور خصوصاً افراد خاندان مسیح موعود علیہ السلام کو جو مہمانوں سے مسکرا مسکرا باتیں کرتے تھے مگر آنکھیں بھی جاری تھیں۔ یہ سب کچھ محض اور محض آپ کی اس نصیحت کی وجہ سے تھا کہ صبر اور ہمت سے کام لو۔ ورنہ خدا معلوم ۲۶ دسمبر کو کیا کیا ہوتا؟ آپ پر ایک بہت بڑی قربانی کرنے کو تو کو گئے اور بخدا خدا تعالےٰ نے ہی آپ سے یہ کام لیا ہے ورنہ کسی انسان کے بس کا یہ کام نہ تھا کہ اپنے پیارے بھائی اور مسیح پاک کے لاڈلے بیٹے کی نعش کو چھوڑ کر خلیفۂ وقت کے حکم کو لبیک کہے جلسہ بخیر و خوبی تمام ہوا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے حکم اور حضور کے احساسات کی تعمیل کی مگر اب آپ کو اپنے پیارے بھائی کا "وقتِ سفر یاد آیا" میں آپ کے چہرہ اور آپ کی آواز کو ایک مدت سے ترسا ہوا تھا۔ مگر دور ہی دور سے آپ کو دیکھتا اور دل بھر آتا آنسو آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے، آپ کے قریب آنے کی مجھے جرأت نہ ہوئی۔ حالانکہ مجھے وہ محبت اور وہ شفقت آپ کی نہ بھولی ہے اور نہ بھول سکے گی جبکہ میں آپ کی خدمت میں ۱۹۵۷ء کی گرمیوں میں ربوہ حاضر ہوا۔ آپ ٹھنڈے کمرے میں تشریف رکھتے تھے مجھے آپ نے بڑی محبت سے اپنے قریب بٹھایا جب میں نے یہ کہہ کر اجازت طلب کی کہ میری بیوی باہر کھڑی ہیں تو آپ باوجود بیماری کے ننگے پاؤں ایک دم ٹھنڈے کمرے سے دھوپ میں تشریف لائے اور ساتھ ہی اپنی مستورات کو فرمایا کہ وہ میری بیوی کو اندر لے جائیں آپ کی اس درجہ محبت اور پیار کے باوجود دوران جلسہ میں آپ کی خدمت میں آنے کی جرأت نہ کر سکا کہ آپ سے کیا کہوں گا؟ کہ حضرت میاں شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ (خدا تعالےٰ ان پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش فرمائے اور ان کی اولاد پر اور اولاد کی اولاد پر) کیسے جدا ہو گئے "کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ"۔

بہرحال آپ نے اپنے فرض کے سامنے محبت کو شرما دیا۔ خدا تعالےٰ آپ کے سامنے اسلام اور مسیح پاک کے مخالفین کو شرمائے جس کی خاطر آپ نے یہ قربانی دل پر پتھر رکھ کر کی اور ۸۵ ہزار آدمیوں سے اپنی ایک آواز سے یہ قربانی کروائی۔ کاش کہ ہم آپ کے اس احسان کا بدلہ نہ بھول سکیں اور آپ کے بابرکت سایہ سے کبھی جدا نہ ہو سکیں کہ آپ کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ (خدا تعالیٰ حضور کو صحت و زندگی عطا فرمائے اور کبھی ہم حضور کی دعاؤں سے محروم نہ ہوں) کو خاص تقویت ہے اور بڑا کام آپ ہی کر سکتے ہیں اور آپ نے کیا میں تو صرف اور صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ:-

ھَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

والسلام آپ کا حقیر خادم

احتجاج علی زبیری جہلم ۱۸-۱-۶۲

ضروری اعلان متعلق انتخابات

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

آئندہ سہ سالہ میعاد (از ۱-۵-۶۲ تا ۳۰-۴-۶۵) کے لئے انتخابات موصول ہو رہے ہیں مگر وہ اکثر نامکمل ہوتے ہیں۔ لہذا جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ انتخابات کی رپورٹیں بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

۱۔ منتخب شدہ احباب میں سے جو دوست موصی ہوں ان کے وصیت نمبر ضرور درج کئے جائیں

۲۔ غیر موصی عہدیداروں کے متعلق مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق بھی رپورٹ انتخاب کے ساتھ شامل ہونی ضروری ہے کہ وہ بقایا دار تو نہیں ہیں۔

۳ رپورٹ انتخاب پر دو ایسے احباب کی تصدیق بھی ہو جو کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں۔ (ناظر اعلیٰ)

جماعت احمدیہ ۴۳ ویں مجلس مشاورت

۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ تینتالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ امان ۱۳۴۱ھش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی

جماعت احمدیہ اور تربیت

تقریر محترم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقعہ جلسہ سالانہ سنہ ۱۹۶۱ء

۳

(۴) بچوں کی تربیت کا چوتھا اصول

یہ ہے کہ ان میں خودداری اور خوداعتمادی اور عزت نفس کا احساس پیدا کیا جائے۔ اس کے بغیر وہ ان بوجھوں کو اٹھانے کے قابل نہیں بن سکتے جو ان پر پڑنے والے ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیسی خوبصورتی سے صرف چار لفظوں میں یہ اصول بیان فرمادیا ہے اکرموا اولادکم واحسنوا ادبھم (ابن ماجہ) یعنی اپنے بچوں کی عزت کرو اور ان کی تربیت کو عمدہ کرو۔ سزائیں دے دے کر۔ گالیاں دیکر اور ان سے بدسلوکی کرکے ان کے عزت نفس کے احساس کو کچل نہ ڈالو بلکہ ان سے محبت اور پیار اور عزت کا سلوک کرو۔ لیکن یہ محبت اور پیار ان سے ایسا بھی نہیں چاہیئے کہ وہ لاڈلے بن کر ہر وقت سہارے کے محتاج ہی رہیں۔ اور آزادانہ طور پر ہمت کے ساتھ کام کرنے کے قابل نہ رہیں۔ بچوں کی مثال ایک کھیت کی مثال بیان کی جاتی ہے جس کو کم پانی خشک کر دیتا ہے جس سے وہ کوئی چیز اگا نہیں سکتی اور زیادہ پانی سیم پیدا کرکے اسے بیکار کر دیتا ہے۔ سو ان کے ساتھ درمیان درمیان والا معاملہ چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کو سخت ناپسند فرماتے تھے کہ بچے کے ساتھ زیادہ سختی کی جائے یا اسے سزا دی جائے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا بچوں پر بہت اعتماد فرماتی تھیں تاکہ ان میں خوداعتمادی کا جذبہ بڑھے اور وہ اعتماد کا جواب واقعی خوبیاں پیدا کرنے سے دیں۔ اگر کوئی کسی بچے کی طرف جھوٹ منسوب کرتا۔ تو آپ فرماتیں کہ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا کہ یہ بچہ جھوٹ بولے۔ یہ اعتماد بچہ میں سچائی اختیار کرنے کی رغبت پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح سے باقی اخلاق ہیں یہ چند موٹے موٹے اصول جو بچوں کے متعلق یاد رکھنے چاہئیں۔

اب میں عمومی طور پر بعض اخلاق بیان کرتا ہوں جن کی میرے نزدیک ہمیں اس زمانہ میں سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اور جن کے پیدا کرنے کے بغیر ہم اسلام کی خدمت نہیں کرسکتے۔ اور اسے دنیا میں مضبوطی سے قائم نہیں کرسکتے۔

(۱) عفت یا جنسی پاکیزگی

اس خلق کو میں نے سب سے پہلے رکھا ہے۔ کیونکہ اس وقت یہ سخت ترین حملوں کا شکار ہو رہا ہے۔ مغربیت اپنے حسن وجمال کی دلفریبیوں کے ساتھ بڑے زور سے باہر نکلی ہوئی ہے اور جنسی بے راہروی کا ایک سیلاب ہے جو چاروں طرف سے امڈا چلا آرہا ہے۔ عورتوں میں زیب وزینت اور برہنگی انتہاء کو پہنچ گئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں مرد وعورت کے خلا ملا میں کوئی کسر باقی نہیں رہ گئی۔ خود وہ قومیں جنہوں نے اس کو فروغ دیا اس کی تباہ کاریوں کو محسوس کرکے متفکر ہورہی ہیں۔ لیکن یہ سیلاب ان سے رک نہیں رہا۔ جوانی کے آغاز سے ہی لڑکیاں اور لڑکے اس میں بہ جاتے ہیں۔

اس خرابی کی ابتداء عورتوں کی زینت اور ان کے بے پردہ ہوکر گھروں سے باہر نکل آنے اور پھر مرد وعورت کے اختلاط سے ہوئی۔ اور اس کی انتہا یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ میں حرام کے بچوں کی بھرمار ہو رہی ہے۔ اور پاک دامن لڑکے اور لڑکیاں ملنا محالات سے ہے۔ یہ مرض اب صرف یورپ اور امریکہ تک ہی محدود نہیں رہا۔ بلکہ مسلمان ممالک میں بھی چلا گیا ہے۔ عورتیں آہستہ آہستہ بے پردہ ہورہی ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ زینت اختیار کررہی ہیں۔ چونکہ یہ دونوں چیزیں لازم وملزوم ہیں۔ زینت پہلے پیدا کی جاتی ہے۔ پھر اس کو دکھانے کا شوق ہوتا ہے پھر دکھانے کے ساتھ زینت میں اور زیادتی ہوجاتی ہے۔ اس زینت کے شوق اور بے پردگی کو بڑے مضبوط ہاتھ کے ساتھ روکنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ دین اور اخلاق کے کوئی معنے نہیں رہتے اور کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ہم مغربیت اور دجالیت کا مقابلہ کرسکیں۔ دجال نے عورتوں کے ذریعہ بے دینی کو پھیلایا۔ ہمارا کام اسی ذریعہ کو توڑنا ہے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ پردہ سے مراد صرف جسم اور چہرے کا ڈھانپ لینا نہیں بلکہ اصل پردہ آنکھوں کا ہے۔ قرآن کریم کا اس بارہ میں کیا پُرحکمت حکم ہے فرماتا ہے۔

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکیٰ لھم۔ ان اللہ خبیر بما یصنعون و قل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا (سورۂ نور آیت ۳۱ و ۳۲)

اس آیت کا تشریحی ترجمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں یہ ہے۔

"ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہوسکتی ہیں۔ اور ایسے موقعہ پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں۔ اور اپنے ستر کی جگہ جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں ان کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ یہ طریق پاک دل اور پاک نظر رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کو دیکھنے سے بچائیں یعنی ان کی پُرشہوت آوازیں نہ سنیں اور اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں۔ اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

الا ما ظھر منھا میں صرف ان زینت کے اعضاء کو مستثنےٰ کیا گیا ہے جن کو چھپایا نہیں جاسکتا۔ خواہ عورت کے کام کے لحاظ سے ان کو چھپانا غیر معمولی مشکل میں ڈالتا ہو۔ خواہ بیماری کی وجہ سے مجبوری ہو۔ یہ الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ جو چیز خود بخود ظاہر ہو شریعت نے صرف اس کو ظاہر کرنا جائز رکھا ہے۔ یہ نہیں کہ جس مقام کو کوئی عورت آپ ظاہر کرنا چاہے اس کا ظاہر کرنا اس کے لئے جائز ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سے مراد عورت کا قد اور جسم کی حرکات اور چال لئے ہیں (دیکھو تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۲۹۵) مگر مولوی محمد علی صاحب نے اس سے مراد چہرہ لیا ہے جو صریحاً غلط ہے۔ (دیکھو بیان القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۳۴۶) اگر چہرے کا ننگا رکھنا جائز ہو تو پھر پردے کے کوئی معنی نہیں۔ کیونکہ چہرہ ہی درحقیقت ساری خوبصورتی اور زینت کا مرکز ہے۔ اور اسی میں اللہ تعالےٰ نے آنکھیں رکھی ہیں جو سب سے زیادہ کشش رکھنے والی چیز ہیں۔ اور جن میں سے جذبات محبت بہتے ہیں۔

تو اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے آنکھوں، شرمگاہوں اور کانوں کی حفاظت کے لئے مردوں کو توجہ دلائی ہے اور اپنی اعضاء کی حفاظت اور زینت کے چھپانے کے لئے عورتوں کو تاکید فرمائی ہے۔ گویا عورتوں کے لئے بھی آنکھوں اور کانوں کی حفاظت غیر مرد کو دیکھنے اور مردوں کی شہوت کی آوازیں سننے کے لحاظ سے اسی طرح ضروری ہے جس طرح مرد کے لئے۔ یہ اصل پردہ ہے جس کا اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے اور یہی وہ چیز ہے جو انسان کو محفوظ کرتی ہے۔ ہاں خوابیدہ نگاہ سے کسی عورت کو دیکھنا پڑ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں توجہ کے ساتھ دیکھنا اور اس کے نقوش کو جذب کرنا اور اس کے حسن سے متأثر ہونا آنکھوں کا زنا ہے جس سے اس آیت میں منع کیا گیا ہے۔ اس آیت پر عمل کرنا عفت یا پاکدامنی کی جڑھ ہے

موجودہ زمانہ میں دو چیزیں زیادہ خرابی کا موجب بن رہی ہیں۔ سینما اور ریڈیو۔ سینما میں خوبصورت عورتیں ان کے ناچ گانے آتے ہیں جو دلوں کو ان کی طرف راغب کرنے

اور بدکاری کا دروازہ کھولتے ہیں۔ بچے اور نوجوان ان سے خصوصاً متاثر ہوتے ہیں۔ سینما تعلیم کا ذریعہ بھی ہے لیکن اس زمانہ کی بڑی لعنتوں میں سے بھی ہے۔ جو دل کو ناپاک کرتا اور گندے خیالات سے بھر دیتا ہے۔ یہی نتیجہ ایک حد تک ریڈیو میں گانا سننا بھی پیدا کرتا ہے دنیا کو سینما اور ریڈیو کے بداثرات سے بچانا مشکل ہو رہا ہے۔ بے شمار نوجوان ہیں جو ان کی وجہ سے اخلاقی قیود کو توڑ ڈالتے ہیں۔ اور گندگی میں مبتلا ہو کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ پاک فطرت کے ساتھ ان چیزوں کو کوئی جوڑ نہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان مضرتوں کی وجہ سے سینما بینی کو ۱۹۳۴ء میں منع فرما دیا جب کہ آپ نے تحریک جدید کی بنیاد رکھی۔ ہمیں اس پر نہایت سختی سے عمل کی ضرورت ہے۔ اگر ہمارے نوجوان سینما دیکھنے کی لعنت اور گانا سننے کے شوق سے محفوظ ہو جائیں۔ تو اخلاقی اور روحانی ترقی ان کے لئے بہت آسان ہو جائے گی۔

سو اگر کوئی شخص دیانتداری سے یہ چاہتا ہے کہ وہ جنسی پلیدی سے محفوظ ہو جائے اور اپنے دل کو محبت الٰہی کی جگہ بنائے تو اس کے لئے حکم خداوندی پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا

(۲) دوسرا خلق جس کی تربیت کے لئے ضرورت ہے سچ بولنا ہے۔ قرآن کریم میں خداوند تعالےٰ فرماتے ہیں:۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور (حج ۳۱) یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹے قول سے بھی بچو۔ گویا خدا تعالےٰ کی نگاہ میں جھوٹ بھی بتوں کی پلیدی جیسی برائی ہے۔ بت پرستی اور جھوٹ فی الحقیقت ہم پلہ ہیں۔ جھوٹ کا بولنا بھی غیر اللہ کے ڈر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور بت پرستی کا منبع بھی یہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ملعونٌ ملعونٌ مَنْ کَذَب یعنی جس نے جھوٹ بولا وہ ملعون ہے ملعون ہے۔ اسی طرح سے فرمایا جھوٹ اور غیبت روزہ دار کا روزہ توڑ دیتے ہیں۔ ایسا روزہ رکھنا بے سود ہے جس میں انسان جھوٹ بھی بول لے ایک اور حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو سب سے بڑے تین گناہ بتلاؤں کی خبر دوں صحابہ نے عرض کیا فرمایئے یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔ اور والدین کے حقوق ادا نہ کرنا۔ آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ اتنا فرما کر آپ اٹھ بیٹھے اور فرمایا خبردار جھوٹ بات کہنے سے بچو اور جھوٹی گواہی سے آپ اس بات کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ اور زیادہ نہ فرمائیں تاکہ حضور کو شدت احساس کی وجہ سے زیادہ تکلیف نہ ہو۔

اسی طرح ایک اور حدیث ہے

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سچ کو لازم پکڑو کیونکہ سچ نیکی کی ہدایت کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جب کوئی شخص سچ بولتا رہتا ہے اور سچائی تلاش کرتا ہے تو وہ اللہ کے نزدیک ایک صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کی تلاش کرتا ہے تو وہ خدا کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے۔ اگر انسان غور کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ جھوٹ تمام بدیوں کی جڑ ہے اگر جھوٹ کے ذریعہ بدیوں کو چھپایا نہ جائے تو پھر آہستہ آہستہ تمام بدیاں چھوڑنی پڑتی ہیں ورنہ ان کی سزا بھگتنی پڑتی ہے ایک شخص اگر عہد کرے کہ وہ جھوٹ نہیں بولے گا اور وہ ہمیشہ سچ سے کام لے تو وہ رشوت بھی نہیں لے سکتا۔ خیانت بھی نہیں کر سکتا۔ بدکاری بھی نہیں کر سکتا۔ اور باقی گناہ بھی نہیں کر سکتا۔ تو سچ اختیار کرنا درحقیقت اس بات کا اعلان ہوتا ہے کہ اپنی طاقت کے مطابق باقی تمام گناہوں سے بھی بچنے کی پوری کوشش کرے گا۔ سچائی اور بدی ایک جگہ جمع نہیں ہوتے سو اگر یہ کہا جائے کہ وہ ایک گناہ کونسا ہے جس کے چھوڑنے سے باقی گناہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ چھوٹ جاتے ہیں تو وہ سچ ہے۔ پس ہمیں سچ کی اہمیت کو سمجھنا چاہیئے اور اسے پوری مضبوطی سے اختیار کرنا چاہیئے۔ جھوٹ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں بہت مکروہ چیز ہے۔ مومن درحقیقت وہی ہے جو اس کے قریب تک بھی نہیں جاتا اور کسی موقعہ پر بھی جھوٹ بولنا روا نہیں رکھتا۔

اس وقت سچائی کا خلق مفقود ہو رہا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے دوبارہ قائم کریں اور ایسے رنگ میں قائم کریں کہ ہم میں کوئی شخص بھی جھوٹ بولنے والا نہ رہے۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ ہماری جماعتی عزت کس قدر بڑھ جاتی ہے اور کس طرح ہمیں بڑے کاموں کے لئے قابل اعتماد سمجھا جاتا ہے۔ جن قوموں نے دنیا کی خاطر بھی سچ بولنے کو قومی شعار بنایا ہے انہوں نے اپنی تجارتوں وغیرہ میں خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ ہم اگر خدا کی خاطر سچ کو اختیار کریں گے تو دین اور دنیا دونوں میں فائدہ اٹھائیں گے۔ (باقی)

اندرون اضلاع میں حلقہ وار نظام کے قیام کے قواعد

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ مجلس مشاورت (منعقدہ مارچ ۱۹۶۱ء) میں تجویز ۱ بالفاظ ذیل پیش ہوئی تھی۔

"جماعتوں کی بڑھتی ہوئی رفتار کی وجہ سے ضلعوار نظام کے ماتحت حلقہ وار امارتوں کے قیام کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ نیز یہ کہ حلقہ دار امراء کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا ہوگا۔

الف۔ حلقہ وار امراء کا حلقہ باجازت صدر انجمن احمدیہ بمنظوری خلیفۂ وقت کم از کم چھ جماعتوں پر مشتمل ہوگا۔ اور انتخاب امیر حلقہ۔ امیر ضلع یا اس کے خاص نمائندہ کی زیر نگرانی ہوگا۔

ب۔ اس حلقہ وار امارت کی مجلس انتخاب کے مندرجہ ذیل ممبران ہونگے

۱۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس حلقہ امارت میں رہتے ہوں۔

۲۔ اس حلقہ امارت کی ہر ایک انجمن کا پریذیڈنٹ۔ سیکرٹری مال اور سیکرٹری اصلاح وارشاد ممبر ہوگا۔"

۳۔ حلقہ امارت کا دائرہ حسب حالات مرکز مقرر کریگا۔ جو کم از کم ۵ اور زیادہ سے زیادہ ۱۰ انجمنوں پر مشتمل ہوگا۔

۴۔ امراء حلقہ کا انتخاب حلقہ متعلقہ میں واقع مقامی جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان اپنے میں سے متفقہ طور پر یا کثرت رائے سے (جو بھی صورت ہو) کریں گے۔

۵۔ امراء حلقہ کے انتخاب کی آخری منظوری سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے حاصل کی جانی ضروری ہو گی۔

۶۔ حلقہ وار امراء کا انتخاب متعلقہ اضلاع کے امیر کی زیر صدارت ہوگا۔ خاص حالات میں مرکز صدر مقرر کرے گا۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

تعلیم القرآن کلاس بموقعہ رمضان المبارک

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حسب سابق اس سال بھی انشاء اللہ تعالےٰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت رمضان کے مہینہ میں تعلیم القرآن کلاس لگائی جائیگی۔ جس کا کورس مندرجہ ذیل ہوگا۔

۱۔ قرآن کریم کے ابتدائی دو سپارے مع ترجمہ اور معمولی تفسیر

۲۔ حدیث کی کتاب	نبراس المومنین
۳۔ کلام کی کتاب	دعوۃ الامیر
۴۔ سیرۃ وتاریخ کی کتاب	سلسلہ احمدیہ۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ
۵۔ فقہ کی کتاب	فقہ احمدیہ حصہ اوّل
۶۔ عربی کی کتاب	حصہ اوّل

قیام وطعام کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمے ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر اور کپڑے ہمراہ لائیں۔ کتابیں اور کاپیاں ہمراہ لائیں۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم عبدالرشید صاحب پٹواری ابن مکرم عبدالکریم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا بہت بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد کامل شفا عطا فرماوے۔ آمین۔ (خاکسار عبدالکریم خاں شاہد کاٹھ گڑھی عفی عنہ۔) (۲) خاکسار کے لڑکے پر ایک مقدمہ دائر ہے درویشان قادیان و احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے (نیازمند۔ غلام محمد سیکرٹری انصار اللہ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

فہرست السّابقون الاوّلون تحریک جدید

سال ۲۸ / ۱۸

حسب ذیل مجاہدین نے اپنا چندہ سو فیصدی ادا فرما دیا ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے (وکیل المال)

مکرم چوہدری غلام احمد صاحب مدرس
ایل پلاٹ ضلع منٹگمری روپے ۳۲-۰-۰
〃 صوفی غلام محمد صاحب چک نمبر ۲۷ الف سندھ ۱۰۱-۱-۲
جماعت چک نمبر ۲۷ الف 〃 ۷-۴-۳-۹
مکرم میاں محمد شریف صاحب پنشنر ۶-۸-۰
دار النصر ربوہ ۸۷-۰-۰
〃 کرنل محمد عطاء اللہ صاحب لاہور ۵۹۰-۰-۰
مکرمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ اللہ بخش صاحب
محمود آباد فارم ۶-۲-۵
جماعت کوٹھ غلام الدین سندھ ۱۵۵-۵-۰
مکرم نصر اللہ خان صاحب ڈھاکے
ضلع شیخوپورہ ۵-۲-۵
〃 چوہدری علی محمد صاحب سرگودھا ۴۵-۰-۰
والدین مکرم حکیم محمد سہیل کمال ڈیرہ ۱۰-۰-۰
مکرم چوہدری احمد دین صاحب کنجاہ
ضلع گجرات ۸-۲-۵-۰
مکرمہ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری اکرام الدین صاحب
کنجاہ ضلع گجرات ۸-۲-۵
〃 زینب بی بی والدہ 〃 〃 ۱۰-۸-۵
مکرم مرزا احمد الدین صاحب 〃 ۱۱-۵-۰
〃 رحمت خان صاحب 〃 ۵-۲-۵
〃 حکیم محمد شفیع صاحب سادھو کے
ضلع گوجرانوالہ ۲۷-۰-۰
〃 مولوی محمد اسماعیل صاحب معہ اہلیہ
اکال گڑھ ۱۴-۲-۵
〃 چوہدری فتح محمد صاحب 〃 ۱۰۰-۰-۰
〃 محمود احمد صاحب معلم چک نمبر ۹۱
محمود آباد ضلع ملتان ۵-۱-۹
〃 مولوی اکبر علی صاحب 〃 ۵-۰-۶
مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمود احمد 〃 〃 ۵-۰-۶
مکرم پروفیسر قریشی محمد اسلم صاحب
ٹی آئی کالج ربوہ ۵-۵-۰
〃 سید نور الحق صاحب کالا گوجراں
ضلع جہلم ۹۰-۰-۰
〃 چوہدری فضل کریم صاحب
بورے والا ضلع ملتان ۱۶۷-۵
〃 مستری عبد العزیز صاحب معہ اہلیہ
بورے والا ضلع ملتان ۱۱-۰-۰
〃 عبد المنان صاحب 〃 〃 ۶-۰-۰
〃 محمد یوسف صاحب کنڈیارو
ضلع نوابشاہ ۲۱-۰-۰
〃 چوہدری محمد عبد اللہ صاحب معہ اہلیہ
چک نمبر ۵ ۱۲-ایل ضلع منٹگمری ۳۸-۵-۰
〃 چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
موٹا واڑہ ملواں۔ ضلع گوجرانوالہ ۲۱-۰-۰

مکرم صوفی محمد اسمٰعیل صاحب چک نمبر ۲۷۷
ستیلان لائلپور ۸-۶-۲
〃 منشی محمد موسیٰ صاحب بشیر آباد اسٹیٹ
معہ اہل و عیال ۱۹۱-۰-۰
〃 ملک عمر علی احمد صاحب ملتان ۱۰۰۰-۰-۰
〃 چوہدری سلطان احمد صاحب کھاریاں ۳۰-۰-۰
مکرمہ ماجدہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری
فضل الٰہی صاحب کھاریاں ۳۳-۴-۰
〃 رحمت بی بی صاحبہ 〃 〃 ۱۰-۱-۹
〃 بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب 〃 ۹-۱-۹
〃 نور بیگم صاحبہ مرحومہ بنت 〃 〃 ۵-۰-۰
〃 مقبول بیگم صاحبہ بنت چوہدری عالم دین صاحب 〃 ۵-۵-۶
〃 سیدہ بیگم 〃 〃 ۵-۲-۵
〃 جنت بی بی صاحبہ ہمشیرہ مہر دین صاحب 〃 ۵-۰-۰
〃 رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ ماسٹر
فضل الٰہی صاحب چنیوٹ ۹-۱-۲
مکرم عبد السلام صاحب زرگر 〃 ۱۸-۰-۰
مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ 〃 ۱۴-۵-۰
〃 بخت بھری صاحبہ والدہ
حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹ ۲۶-۵-۰
حضرت مولوی غلام رسول صاحب
راجیکی۔ ربوہ ۱۷۴-۰-۰
مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ عطاء اللہ خان صاحب
ربوہ منجانب حضرت مولوی غلام رسول صاحب
(مزنیہ آبادی) ۱۳-۷-۵
مکرم سراج الدین صاحب ٹرنک مرچنٹ چنیوٹ ۶-۱-۲
〃 حافظ عزیز احمد صاحب 〃 ۵۷-۰-۰
مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر نظام الدین صاحب 〃 ۶-۳-۷
〃 اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ عزیز 〃 ۲۱-۰-۰
〃 چوہدری پیر محمد صاحب بشیر آباد اسٹیٹ
معہ اہل و عیال ۱۹-۵-۰
جماعت بشیر آباد اسٹیٹ (۹ کس) ۱۳۸-۶-۲
مکرم محمد صادق صاحب بھکو بھٹی
ضلع سیالکوٹ ۵-۰-۰
جماعت پنو کی ضلع لاہور (اسم وار
تفصیل نہیں ملی) ۱۱۵-۰-۰
مکرم عبد العزیز صاحب مربی سلسلہ احمدیہ سمندری ۶-۷-۵
〃 منشی محمد عبد اللہ صاحب محمود آباد
اسٹیٹ سندھ ۱۰-۰-۰
〃 عبد الرحمٰن صاحب کالوان سندھ ۵-۵-۰
〃 حاجی عبد القادر صاحب حاجی کمانڈ
ضلع ڈیرہ غازیخاں ۸-۰-۰
〃 شیخ محمد صاحب بستی بزدار 〃 ۱۰-۰-۰
جماعت شادیوال ضلع گجرات
(اسم وار تفصیل نہیں ملی) ۵۸-۷-۴

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کے لئے چندہ کی اپیل

احباب کو معلوم ہے کہ ربوہ میں چار سال سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام "فضل عمر جونیئر ماڈل سکول" جاری ہے۔ جو اس وقت تک کرایہ کی عمارت میں کھلا ہوا ہے۔ یہ سکول خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ ضروری ہے کہ اس کی عمارت فوراً تعمیر کی جائے۔ عمارت کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے۔ لیکن ابھی تک ہم اتنا چندہ جمع نہیں کر سکے کہ عمارت کا کام شروع کر سکیں۔ بجٹ کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا۔ کہ گزشتہ تین ماہ میں صرف گیارہ سو روپے اس مد میں چندہ آیا ہے۔ جو نہ ہونے کے برابر ہے تمام لجنات کو چاہئیے کہ وہ سرگرمی سے کام کریں اور جلد از جلد جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کے لئے چندہ جمع کریں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی مستورات میں قربانی کا مادہ موجود ہے ہماری جماعت کی مستورات اس سے قبل لندن اور ہیگ میں اپنے چندے سے مساجد تعمیر کر چکی ہیں۔ اپنے چندہ سے قرآن مجید کا جرمن ترجمہ شائع کروا چکی ہیں۔ اسی طرح اپنا دفتر بھی تعمیر کر چکی ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ اب جبکہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے۔ ایک سکول کی عمارت نہ تعمیر کر سکیں۔

اس سکول میں جماعت پنجم تک لڑکے بھی پڑھتے ہیں۔ اس لئے میں احباب جماعت سے بھی درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس چندہ میں حصہ لیں۔ ڈیڑھ صد رقم دینے والے بھائی یا بہن کا نام عمارت پر کندہ کروایا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے لئے اعلان

آپ نے انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے متعلق ضروری اعلان جناب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے اخبار الفضل مورخہ ۲۷-۱-۶۲ میں پڑھ لیا ہوگا۔ تمام پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ کا انتخاب قواعد کے مطابق کرا کر انتخابات کی رپورٹ بہت جلد نظارت علیا میں بھجوا دیویں۔

(امیر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

مرحوم محسنوں کو ایصال ثواب کی قابل قدر مثالیں

فہرست نمبر ۳۶

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ایصال ثواب کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

۱۷۵۔ مکرم ملک عبد العزیز صاحب قصور منجانب پسر ملک محمد یوسف صاحب مرحوم ۱۵۰-۰-۰

۱۷۶۔ مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب ایم بی بی ایس شیخوپورہ منجانب والد چوہدری بوڑے خاں صاحب مرحوم ۱۵۰-۰-۰

۱۷۷۔ مکرم چوہدری جمال الدین صاحب آف ونجواں چک ۲۷۵ R.B ضلع لائلپور منجانب والد چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم ۱۵۰-۰-۰

۱۷۸۔ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ کراچی منجانب شوہر حضرت چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی ۱۵۰-۰-۰

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

سیالکوٹ شہر کے بعض مخلصین کا نیک نمونہ

مکرم محمد احمد صاحب قمر محاسب جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر چندہ تحریک جدید بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:—"اس رقم میں ۔۔۔ چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ /۔۰۰۔ لم روپیہ اور حاجی محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار /۔۰۰۔ لم روپیہ۔ ان دونوں کی رقم دفتر اول کے نئے سال کے وعدوں کے ساتھ ہی جا چکی ہے جو کہ پچھلے سال سے زیادہ ادا کی ہے"

ان دونوں نے اپنے سابقہ وعدہ پر بجائے پچاس روپیہ کا اضافہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور دیگر مخیر احباب کو بھی ان کی نیک مثال سے مستفید فرمائے

(وکیل المال اول)

پاکستان اور کپاس پیدا کرنے والے دوسرے ملکوں سے سوتی کپڑے کی آمد بڑھائی جائے

یورپی مشترکہ منڈی کے ملکوں کو امریکہ کے نائب وزیر محنت کا مشورہ

جنیوا ۱۔ امریکہ کے نائب صدر وزیر محنت مسٹر ڈبلیو وِرٹز نے یورپی مشترکہ منڈی کے ملکوں پر زور دیا ہے کہ وہ جاپان۔ ہانگ کانگ۔ بھارت۔ پاکستان۔ پرتگال سے سوتی کپڑے کی درآمد بڑھائیں آپ نے بتایا کہ یورپی مشترکہ منڈی کے ملک کپاس پیدا کرنے والے ملکوں سے اس وقت بمشکل ۱۶۹ فی صد کپڑا درآمد کر رہے ہیں۔

کپڑے اور تجارت کے معاہدہ کی تنظیم کے زیر اہتمام ٹیکسٹائل کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر ورٹز نے کپڑے کی مارکیٹ میں امریکہ کو درپیش مشکلات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ امریکہ بعض تحفظاتی محاصل نافذ کرنے پر مجبور ہو گیا ہے کیونکہ ۱۹۵۸ء اور ۱۹۶۰ء کے درمیان امریکہ نے اتنا زیادہ سوتی کپڑا درآمد کیا کہ امریکہ میں کپڑے کے بعض کارخانے بند ہو گئے۔ جس سے ہزاروں امریکی مزدوروں کا روزگار ختم ہو کر رہ گیا۔ دوسری طرف امریکہ سے کپڑے کی برآمد بہت گھٹ گئی۔

ورٹز نے کہا۔ تجارت بڑھانے کے متعلق صدر کینیڈی کے بل کے مستقبل کا دارومدار جنیوا کی موجودہ بات چیت کے نتائج پر ہے (اس بات چیت کا مقصد یہ ہے کہ سوتی کپڑے کے مسائل کا کوئی طویل المیعاد حل معلوم کیا جائے)

کاشتکاروں کو کھاد کی سپلائی

لاہور ۲ فروری۔ زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے چیرمین میجر جنرل حق نواز خاں نے کل یہاں کہا کہ مغربی پاکستان کے کاشتکاروں کو کھاد سپلائی کرنے کا کام آئندہ مارچ سے شروع کر دیا جائے گا۔ آپ نے کل صبح کارپوریشن کے زیباً چالیس ملازموں کے ایک تین ہفتہ کے تربیتی کورس کا افتتاح کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ میجر جنرل حق نواز خاں نے بتایا کہ کھاد کی سپلائی کا کام امداد باہمی کی انجمنوں کے ذریعہ کیا جائے گا۔ یہ انجمنیں یونین کونسلوں کی سطح پر صوبے بھر میں قائم کی جا رہی ہیں گزشتہ سال کے آخر تک اس قسم کی ایک ہزار چھ سو انجمنیں قائم کی جا چکی ہیں اور سپلائی شروع ہونے سے قبل مزید ایک ہزار چار سو انجمنیں قائم کر دی جائیں گی۔

"پاکستانی مؤرخ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کر کے اسلامی قدروں کو اجاگر کریں"

صرف اسلامی معاشرہ ہی عالمی اختلافات اور نفرت کا خاتمہ کر سکتا ہے

ڈھاکہ ۲ فروری۔ مشرقی پاکستان کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے کل پاکستان ہسٹری کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ ہمیں جو درس دیتی ہے اگر ہم اس کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں تو ہم یقیناً بہتر انسان بن سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے مورخوں کو بڑا اہم کام سرانجام دینا ہے اور وہ یہ ہے کہ پرانی تاریخ سے تہذیبی رشتہ قائم ہو جائے اور اسلامی تاریخ کا گہری توجہ سے مطالعہ کر کے اسلامی قدروں کو اجاگر کیا جائے۔

پاکستان ہسٹاریکل کانفرنس کے صدر مسٹر فضل الرحمٰن نے چار روزہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے مورخوں پر زور دیا کہ وہ ملک کے ذہین اور باشعور طبقہ کے سامنے اثبات کا ٹھوس ثبوت پیش کریں کہ پاکستان کا اسلامی نظریہ انتہائی لاریخ اور موثر ہے۔ انہوں نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ یہ بات اس لئے بھی ضروری ہے کہ ایک قوم کی حیثیت سے ہمیں متحد رکھنے والی واحد قوت اسلامی معاشرہ کا وجود ہے جس کی بنیاد اسلام کے اصول کے مطابق رکھی گئی ہو۔

آپ نے کہا بعض مسلمان نوجوان سیاسی اور اقتصادی معاملات میں قرآن پاک اور سنت رسول سے رہنمائی حاصل کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ یہ نوجوان سمجھتے ہیں کہ موجودہ زمانے کے مسائل سے عہدہ برآ ہوتے میں اسلام رکاوٹ کا باعث ہوگا۔ حالانکہ یہ تاثر انتہائی غلط ہے۔

مسٹر فضل الرحمٰن نے کہا کہ اختلافات اور نفرت سے مملو اس زمانہ میں اسلام کا معاشرتی نظام ہم آہنگی پیدا کرنے والی موثر ترین قوت ہے آپ نے کہا کہ سرمایہ دارانہ یا کمیونسٹ نظریات کی بنیاد پر جو بھی نظام قائم کیا جائے گا۔ وہ محض ایک مادی نظام ہوگا۔ جس کی بنیاد طبقاتی اختلافات پر استوار کی جائے گی۔ ظاہر ہے کہ اس نوعیت کا معاشرہ امن اور باہم آہنگی پیدا کرنے کی جتنی بھی کوششیں کرے گا۔ وہ سب کی سب ناکام رہیں گی۔

مسٹر فضل الرحمٰن نے کہا کہ اسلامی معاشرہ میں جہاں یتیم اور غریب کو زکوٰۃ وصول کر کے سرمایہ دار کی دولت میں اپنا حصہ حاصل کرنے کا حق ہوتا ہے۔ جہاں سود کو ممنوع قرار دے کر معاشرتی استحکام کی ضمانت دی جاتی ہے۔ جہاں املاک خدا کی امانت کے طور پر رکھی جاتی ہیں تاکہ تمام لوگوں کو معاشرہ میں مساوی حیثیت حاصل ہو اور جہاں خدائے واحد پر یقین بنی نوع انسان کی عالمگیر اخوت کا ضامن ہوتا ہے صرف ایسے معاشرہ کا وجود ہی عالمی اختلافات کشیدگیوں اور نفرت کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ آپ نے کہا اسلامی نظریات کی بنیاد پر قائم شدہ معاشرہ پاکستان کی قومی زندگی میں اتحاد و استحکام پیدا کرنے کے لئے خاص طور پر موزوں ہے۔ مسٹر فضل الرحمٰن نے کہا کہ مغربی ملکوں میں قومیت کے معاملے میں کسی شخص کے مذہب کا کوئی اہمیت نہیں رکھتا لیکن ہم مسلمانوں کے لئے اسلام صرف ایک مذہبی عقیدہ ہی نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں بنی نوع انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق ڈھالا اور چلایا جاتا ہے

مشرق بعید میں برطانیہ کی متحدہ کمان

لندن ۲ فروری برطانوی وزیر دفاع مسٹر ہیرلڈ واٹکنسن نے فیلڈ مارشل سر فرانسس فیسٹنگ سے درخواست کی ہے کہ وہ سنگاپور جا کر مشرق بعید میں متحدہ کمان قائم کرنے کے امکان کا جائزہ لیں۔

فولاد کا کارخانہ ۱۹۶۵ء میں کام شروع کر دے گا

چٹاگانگ ۲ فروری پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے چیرمین لیفٹیننٹ جنرل حاجی افتخار احمد نے کل یہاں بتایا کہ چٹاگانگ میں تیرہ کروڑ روپے کے صرف سے فولاد کا جو کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے وہ ۱۹۶۵ء میں کام کرنے لگے گا۔

ہر انسان کیلئے
ایک ضروری پیغام
اردو و انگریزی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں
اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ایک مہینے میں ساڑھے سات سو ہلاک

الجزیرہ ۲۵ فروری فرانسیسی فوجی ذرائع کے مطابق کل قوم پرستوں اور انتہا پسندوں کی باہمی جھڑپوں میں دس افراد ہلاک اور آٹھ مجروح ہو گئے۔

جنوری کے دوران ان جھڑپوں میں مجموعی طور پر ۷۵۴ افراد ہلاک اور ۱۴۲۷ مجروح ہوئے ہیں ۱۹۵۴ء کے بعد اس سال جنوری کا مہینہ سب سے زیادہ خون آشام ثابت ہوا۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم مرزا احمد صدیق صاحب اعلیٰ تعلیم کے لئے مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ کراچی سے عازم انگلینڈ ہوئے ہیں۔ بزرگانِ کرام و درویشانِ قادیان اور احباب جماعت ان کے خیریت سے منزل مقصود پر پہنچنے اور وہاں اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں (خورشید سلمیٰ اہلیہ مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۹ جنوری کو میرے والد ماجد حکیم میاں محمد عبداللہ صاحب وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر ۹۸ سال تھی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین (السعید بن عبداللہ محلہ احمدیہ بھیرہ)

پتہ مطلوب ہے

خاکسار عرصہ سے بیمار ہے۔ جلسہ پر ایک احمدی دوست نے جن کا نام غالباً حکیم بشیر احمد صاحب تھا۔ مجھے ایک دوائی دی تھی جس سے فائدہ ہوا۔ اب دوائی ختم ہے اگر وہ دوست یہ سطور پڑھیں۔ تو براہ کرم مجھے دوائی ارسال فرمائیں یا اپنے مفصل ایڈریس سے مطلع کریں۔

(الطاف حسین شاہ جہانپوری۔ دارالیمن۔ ربوہ)

اوپن بیڈمنٹن ٹورنامنٹ

(بقیہ صفحہ اول)

آخری روز محترم چوہدری نذیر احمد صاحب ایس۔ پی جھنگ نے جو اس علاقے میں دورہ پر آئے ہوئے تھے ساڑھے دس بجے صبح کے قریب لجنہ ہال میں تشریف لا کر کچھ دیر تک سیمی فائنل سنگل کا جاندار مقابلہ دیکھا جو جمیل احمد لاء کالج لاہور اور مرزا منصور احمد جامعہ احمدیہ ربوہ کے مابین ہو رہا تھا۔

فائنل مقابلے

فائنل مقابلے کل نماز مغرب کے بعد شروع ہوئے جنہیں دیکھنے شائقین حضرات بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر محترم سید داؤد احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی تمام وقت تشریف فرما رہ کر فائنل مقابلے دیکھے۔

پہلے سنگل مقابلوں کا فائنل میچ جمیل احمد لاء کالج لاہور اور محی الدین شاہ سرگودہا کے مابین کھیلا گیا اس میں دو گیم ہوئے اور دونوں میں علی الترتیب ۱۵—۱ اور ۱۵—۲ سے جمیل احمد لاء کالج لاہور کامیاب رہے۔

ڈبل کے فائنل میچ میں ایک طرف جمیل احمد اور ریاض احمد لاء کالج لاہور اور دوسری طرف محی الدین شاہ اور آر۔ اے خاں سرگودہا تھے اس میں میدان جمیل احمد اور انکے ساتھی کے ہاتھ رہا انہوں نے اس میچ کے دونوں گیم ۱۵—۱۳ و ۱۵—۴ سے جیت لئے۔

لکی ڈبل کے فائنل میچ ایک طرف جمیل احمد آف لاء کالج لاہور اور بشارت احمد ٹی۔ آئی کالج ربوہ اور دوسری طرف عبد السلام سرگودہا اور خلیفہ صفی الدین ٹی آئی کالج ربوہ کے مابین تھا۔ یہ مقابلہ بہت جاندار اور دلچسپ تھا۔ اس میں بھی جمیل احمد اور ان کے ساتھی کا پلہ بھاری رہا۔ اس میں تین گیم ہوئے جن میں سے پہلا اور آخری گیم جمیل احمد اور ان کے ساتھی نے جیت کر یہ مقابلہ بھی جیت لیا تینوں گیموں کا نتیجہ حسب ذیل رہا:-

۱۵—۷ / ۱۱—۱۵ / ۱۵—۱۱

تقسیم انعامات

فائنل مقابلوں کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبد الرشید صاحب سماٹری نے کی ازاں بعد مکرم قریشی محمد اسلم صاحب آف جامعہ احمدیہ ربوہ نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عارفانہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم مرزا منصور احمد صاحب ایڈیشنل سکرٹری ٹورنامنٹ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جملہ مہمان ٹیموں اور کھلاڑیوں کا شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب صدر ٹورنامنٹ کمیٹی کی درخواست پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے جملہ ٹیموں اور کھلاڑیوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے توقع ظاہر فرمائی کہ آئندہ سال ٹورنامنٹ میں ٹیمیں اور کھلاڑی اور بھی زیادہ تعداد میں تشریف لا کر اس گیم کی مقبولیت بڑھانے کا موجب بنیں گے۔

آخر میں جملہ کھلاڑیوں نے اس عشائیہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا جو لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ترتیب دیا گیا تھا۔

اس طرح یہ ٹورنامنٹ اور اس کی تقاریب نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئیں +

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اور اپنے ملک اور پھر دنیا کے تمام انسانوں کے فائدے کے لئے اپنی قابلیتیں خرچ کرنا بھی عبادت الٰہیہ میں داخل ہے۔ ذیل میں ہم "صدق جدید" لکھنؤ کی "سچی باتیں" کے زیر عنوان ایک نوٹ بعینہٖ نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ خدمت خلق یا حقوق العباد کو ادا کرنا ایک مسلمان کے لئے کتنا ضروری ہے۔ فھو ھذا۔

"حدیث اور سیرۃ کی دوسری کتابوں کو چھوڑئے۔ خود صحیح بخاری میں یہ روایت موجود ہے کہ جب رسول اللہ صلعم کو پہلی بار وہ تجربہ حاصل ہوا جو عام نوع انسانی کو زندگی بھر کبھی بھی نہیں ہوتا۔ یعنی وحی الٰہی کے فرشتہ جبرئیل کے ذریعہ نزول۔ تو قدرۃً آپ کے قلب بشری پر کیفیت اضطراب و تردد کی پیدا ہوئی تو اس وقت رفیق زندگی اور مونس خلوت و جلوت حضرت خدیجہؓ نے قلب مبارک کو تسکین یہ الفاظ کہہ کر دی:

واللّٰہ ما یخزیک اللّٰہ	قسم ہے اللہ کی کہ وہ
ابداً انک لتصل الرحم	آپکو ہرگز برباد نہیں کریگا
وتحمل الکل و	کہ یقیناً آپ تو کنبہ پرور
تکسب المعدوم	ہیں اور محتاجوں کا سہارا
وتقری الضیف	ہیں اور بے کسوں کی دستگیری
وتعین علی نوائب الحق	کرتے ہیں اور مہمانوں کی
(کتاب الایمان باب	خاطریں کرتے ہیں اور
کیف کان بدء الوحی)	مصیبتوں کے وقت لوگوں
	کے آڑے آتے ہیں۔

خوب غور کر لیا جائے رویائے صالحہ بہت نمایاں طور پر شروع ہو چکے تھے ذکر و فکر میں مشغول رہنے لگے تھے۔ خلوت گزینی عرصہ سے پسند فرما چکے تھے۔ غرض تعبدی زندگی ایک مدت سے شروع ہو چکی تھی لیکن مونس زندگی اعمال عبادت میں کسی کی طرف بھی اشارہ نہیں کرتیں یہ نہیں کہتیں کہ آپ کی حقانیت پر آپ کے کشف اور آپ کے رویا گواہ۔ آپ ذاکر و شاغل حق ہیں۔ آپ معرفت و توحید میں غرق رہتے ہیں۔"

بلکہ کہتی ہیں تو یہ کہ آپ بیکسوں، مسکینوں کی مدد کرنے والے حاجت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنے والے۔ غرض یہ کہ خلق خدا کے حق میں ہمہ شفقت و رحمت ہیں — اور پھر یہ مصیبت زدہ لوگ تھے کون، جن کی دستگیری و اعانت آپ اپنا جزو زندگی بنائے ہوئے تھے؟ صالحین، ابرار، متقین تھے؟ اسلام ہی ابھی کہاں ظاہر ہوا تھا اور دین توحید ابراہیمی مدت ہوئی مٹ چکا تھا۔ ظاہر ہے کہ آپ کے کرم و شفقت کے مورد سارے کے سارے کافر اور مشرک، انہیں کی بیویاں اور انہیں کے بچے تھے! — اتنی واضح و جلی شہادت کے بعد کیا اب بھی یہ کہا جائیگا کہ اسلام نام ہے صرف چند عقائد پر ایمان لے آنے کا؟ اور یہ کہ عام انسانی ہمدردی کا، خدمت خلق کا، بیماروں کے علاج و خبرگیری کا۔ بھوکوں کے کھلانے ننگوں کے پہنانے کا گرے ہوؤں کے اٹھانے کا۔ غرض یہ کہ چھوٹے بڑے حقوق العباد کا۔ اسلام میں سرے سے کوئی درجہ بھی نہیں یا اگر ہے بھی تو کچھ یوں ہی برائے نام سا!"

(صدق جدید ۱۹/۱/۶۲ء صفحہ اول)

اس نوٹ میں جو بات قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ کو بھی جو چیز پسند ہے وہ یہی ہے کہ خدمتِ خلق کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے۔ کیونکہ در اصل خدمت خلق عبادت الٰہیہ کا ہی ایک بہترین اظہار ہے اگر ہم اپنا مال اپنی لیاقت۔ اپنے عزیزوں۔ اپنے بھائیوں۔ اپنے اہل وطن اور عام خلق خدا کے لئے صرف نہیں کرتے بلکہ اس میں کنجوسی کرتے ہیں تو سچ یہ ہے کہ خواہ ہم دن رات نمازیں پڑھیں۔ بارہ مہینے روزے رکھیں سینکڑوں حج کریں ان کا کوئی فائدہ نہیں اگر کوئی دوسروں کا مال کھا جاتا ہے یہ تو بڑا ہی ظلم ہے۔ اگر کوئی دوسروں کا حق مار لیتا ہے یہ بھی بڑا ظلم ہے۔ ایسے ظلم روا رکھ کر اگر کوئی زاہد شب زندہ دار بھی بن جاتا ہے تو اس سے کیا ہوتا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز روزہ حج بیکار ہیں بلکہ اس کا مطلب یہی ہے کہ عبادت الٰہیہ نماز۔ روزہ۔ حج نہایت ضروری ہیں کیونکہ یہ ہمیں انفاق کے لئے تیار کرتے ہیں اگر ہماری نمازیں خشوع و خضوع سے ہوں اگر ہمارے روزے پورے اخلاص سے ہوں اور ہمارا حج فی سبیل اللہ ہو تو یقیناً یہ نیک اعمال ہمیں اور بھی خدمت خلق کیلئے تیار کرتے ہیں۔ ایک انسان جو حقوق العباد پوری طرح ادا نہیں کرتا وہ درحقیقت حقوق اللہ بھی ادا نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہماری عبادت سے بے نیاز ہے۔ اس کو ہماری نمازوں۔ روزوں اور حجوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ ضرورت خود ہم کو ہے تاکہ ہم اس طرح اپنی اصلاح نفس کریں اور فلاح پائیں۔

صدق جدید نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مذکورہ واقعہ اور سیدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول سے جو لطیف نکتہ نکالا ہے وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو ہرگز ضائع نہیں کرتا جس نے خدمتِ خلق کا اتنا اعلیٰ معیار قائم کیا ہے جو کنبہ پرور صلہ رحمی ادا کرنے والا محتاجوں کا سہارا بے کسوں کی دستگیری کرنے والا مہمانوں کی تواضع کرنے والا اور مصیبتوں کے وقت لوگوں کے آڑے آنیوالا ہے۔ بھلا اس کو اللہ تعالیٰ کس طرح ضائع کریگا ایسا ہی انسان کو تو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے یہی تو اسی کی رضا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہی تو اس کی بہترین عبادت ہے۔ یہی چشمہ ہے جس پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے نے ہم کو لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ لیکن اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا جب تک ہم اس چشمہ سے اپنی روحانی پیاس نہ بجھائیں۔ یہی وہ آبِ حیات کا چشمہ ہے جس کو پی کر انسان ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے جس سے اس کو نفس مطمئنہ حاصل ہوتا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

ضروری اعلان

بل ماہ جنوری ۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں براہ مہربانی ان بلوں کی رقوم ۱۰ فروری تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (مینیجر الفضل)

ہمدرد نسواں (محبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بے نظیر دوائی۔ قیمت مکمل کورس ۱۹ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ